شیخ الاسلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

تحریر: عبدالرشید عراقی　　　　　قسط نمبر ۴

---

۱۵ ۔ تقلید شخصی اور سلفی

یہ کتاب رسالہ حقیقۃ الفقہ مصنفہ مولانا انوار اللہ مرحوم حیدر آبادی اور رسالۃ الاقتصاد مصنفہ مولانا اشرف علی تھانوی کے جواب میں ہے ۔ اس کتاب میں علمائے دیوبند و سہارن پور کے وہ خطوط بھی شامل ہیں جو مولانا ثناء اللہ کو تقلید کے بارے میں لکھے گئے تھے ۔

اس کتاب میں مسئلہ تقلید کی تعریف و توضیح کی گئی ہے اور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ علمائے سلف میں کوئی کسی کا مقلد نہیں تھا ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں :

مسئلہ تقلید کی تعریف علمائے سلف میں کوئی عالم، کسی عالم کا مقلد نہ تھا ۔ بلکہ ہر ایک عالم اپنے علم کے مطابق عمل کرتا تھا ۔ امام ابوحنیفہ کے شاگرد بھی خود امام صاحب کے مقلد نہ تھے ۔ بلکہ فروع اور اصول دونوں میں اپنے فہم کے مطابق ان سے اختلاف رائے رکھتے تھے ۔ لہذا کسی عالم یا جاہل پر کسی ، دوسرے عالم یا مجتہد یا محدث کی تقلید فرض یا واجب نہیں ۔ بلکہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی پابندی فرض ہے

(تقلید شخصی و سلفی ص ۲)

۱۶ ۔ اجتہاد و تقلید

اس رسالہ میں دونوں مسئلوں (اجتہاد و تقلید) نصاب اجتہاد ، نصاب تفسیر ، اجماع ادلہ اربعہ اور اصول خمسہ کی معقول اور کافی تحقیق کی گئی ہے ۔

اس کتاب سے متعلق مولانا امرتسری خود فرماتے ہیں ۔

اجتہاد و تقلید کا مسئلہ ہندوستان کے اندر مدت سے وجہ نزاع بنا ہوا ہے ۔ لیکن اس کی تہہ میں یہ راز آج تک کسی مصنف نے نہیں کھولا یا میری نظر سے نہیں گزرا کہ منصب اجتہاد کوئی وہبی وصف ہے یا کسبی ، یہ راز منکشف ہونے پر تقلید و عدم تقلید کا مسئلہ بھی حل ہوجائے گا ۔ پس یہ اس رسالہ کا مختصر موضوع ہے ۔　　(اجتہاد و تقلید ص ۱۵ ۔ طبع لاہور ۱۹۶۸ء)

۱۷ ـ اہل حدیث کا مذہب

اس کتاب میں اس مسئلہ کو واضح کیا گیا ہے کہ اہل حدیث کا مذہب قرآن و حدیث ہے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم فرماتے ہیں ۔

اہل حدیث ہر ایک مسئلہ پر قرآن شریف کی آیت یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی سے مقدما استدلال کرتے ہیں ۔

(اہل حدیث کا مذہب ص ۷۸) مطبوعہ لاہور

مقلدین احناف نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ اہل حدیث مذہب کا بانی عبدالوہاب نجدی ہے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم لکھتے ہیں ۔

جہلاء میں یہ مشہور ہے کہ اہل حدیث کے مذہب کا بانی عبدالوہاب نجدی ہے ۔ مگر حاشا وکلا ہمیں اس سے کوئی نسبت نہیں ۔ وہ بھی ہمارے حنفی بھائیوں کی طرح مقلد تھا ۔

مولانا رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳ھ) جن کا علمائے احناف میں بہت مقام ہے فتاوی رشدیہ میں لکھتے ہیں ۔

عبدالوہاب نجدی بڑا خوش اعتقاد تھا ۔ اور حنبلی مذہب کا مقلد تھا ۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۸ مطبوعہ مراد آباد)

مولانا ثناء اللہ رح کتاب کے آخر میں فرماتے ہیں ۔

اہل حدیث کے مذہب کا خلاصہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے ۔ یعنی جو تعلیم سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ قرآن اور احادیث صحیحہ کے مخلوق کو فرمائی ہے ۔ اس کا اتباع کرنا ہمارا مذہب ہے ۔ اور بس ۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم کی تصنیفات میں یہ کتاب بلند مرتبہ و مقام کی حامل ہے ، اس کتاب کے صفحہ اول پر مولانا نے یہ شعر درج کیا ہے ۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفی برجاں مسلم داشتن

۱۸ ـ خاکساری تحریک اور اس کا بانی

خاکساری تحریک کے بانی علامہ عنایت اللہ المشرقی (م ۱۳۸۴ھ) تھے ۔ جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حجت شرعیہ نہیں مانتے تھے ۔ اور اس کے مقابلہ میں عمل بالقرآن کے قائل تھے ۔ مولانا ثناء

اللہ مرحوم نے اس رسالہ میں علامہ مشرقی کے مذہبی عقائد اور ان کی قرآنی تحریفات پر بحث کی ہے اور دلائل سے ان کے خیالات کی تردید کی ہے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے یہ علمی مضمون اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ۳ جون ۱۹۳۹ء تا ۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء شائع کی ۔ بعد میں اس کو کتابی شکل میں شائع کیا ۔

۱۹۔ خطاب بہ مودودی

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (م ۱۳۹۸ھ) کی ذات محتاج تعارف نہیں ۔ آپ ایک بین الاقوامی شخصیت تھے ۔ عالم اسلام میں بھی ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ۔ تفہیم القرآن جیسی بلند پایہ تفسیر آپ کی بہترین تصنیف ہے ۔

مولانا مودودی نے اپنے رسالہ " ترجمان القرآن " میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ شکوک و شبہات وارد کئے تھے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اپنے اخبار اہلحدیث میں مولانا مودودی کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا دلائل سے جواب دیا ۔ اور مولانا امرتسری کا یہ مضمون ۱۴ ستمبر ۱۹۴۵ تا ۲ نومبر ۱۹۴۵ میں شائع ہوا ۔ بعد میں کتابی صورت میں " خطاب بہ مودودی" کے عنوان سے شائع کیا ۔

شروع رسالہ میں مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں ۔

مولانا مودودی کی نسبت ہمارا گمان غالب ہے ۔ کہ سرسید احمد خان یا مولوی عبد اللہ چکڑالوی کی طرح حدیث نبوی کے منکر نہیں ہیں ۔ البتہ حدیث سے متعلق تحقیق کرتے ہوئے دور نکل جاتے ہیں ۔ اور آپ محدثین کا مسلک اور طریقہ تنقید چھوڑ کر دوسرا طریقہ اختیار کرتے ہیں ۔ اور خاتمہ اس شعر پر کرتے ہیں

۲۰۔ شمع توحید

اس رسالہ میں قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ نور تھے ۔ نہ عالم الغیب ، نہ حاجت روا نہ مشکل کشا ۔ بلکہ آپؐ ایک انسان تھے اور آپ کے پاس وحی آتی تھی ۔

اس رسالہ کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ :-

یکم یا ۲ نومبر ۱۹۳۷ء کو بریلوی جماعت امرتسر نے عرس امام ابو حنیفہ کے نام سے ایک جلسہ کیا ۔ جس میں علمائے بریلویہ نے علمائے اہلحدیث اور خاص کر مولانا ثناء اللہ مرحوم کے خلاف اشتعال انگیز

تقریریں کیں۔

۴ نومبر ۱۹۳۷ء کو مسجد مبارک اہل حدیث کٹڑہ میاں سنگھ امرتسر میں مولانا ثناء اللہ مرحوم کی تقریر تھی۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم اس مسجد میں تقریر کے لئے تانگہ پر تشریف لے جارہے تھے۔ آپ مسجد کے قریب تانگہ سے اترے۔ تو قمر بیگ نامی نوجوان نے آپ پر قاتلانہ حملہ کردیا۔ مولانا زخمی ہوکر گرنے پڑے۔ زخم کاری تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفائے کاملہ بخشی۔

اس واقعہ کی یاد میں آپ نے "شمع توحید" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ اور اس رسالہ میں آپ نے عقائد صحیحہ کی تشریح و توضیح کی ہے۔ اور عقائد فاسدہ کی تردید کی۔

۲۱۔ نور توحید

شمع توحید کے جواب میں طائفہ غالیہ نے "پروانۂ تقلید" کے نام سے ایک رسالہ لکھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس کا جواب "نور توحید" کے نام سے دیا۔ اور اس رسالہ میں مسئلہ توحید کی مزید وضاحت کی۔ مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں۔

۱۔ عقیدہ توحید باری تعالیٰ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اس پر یقین رکھنا مسلمان کا فرض ہے۔

۲۔ شان رسالت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اسی طرح اس پر یقین رکھنا ایمان ہے۔ اور ان دونوں میں کمی بیشی کرنا کفر ہے۔

کلمہ اسلام۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور مجمل جمع میں ان کی تشریح قرآن مجید کے مختلف مقامات سے جو ملتی ہے۔ مختصر یہ ہے۔

اللہ اپنی الوہیت میں وحدہ لا شریک ہے

اور

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت میں اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔

(نور توحید ص ۴)

۲۲۔ خلافت و رسالت

شیعہ اور سنی میں مسئلہ خلافت ایک عرصہ سے زیر بحث ہے۔ علمائے اہل سنت کا مؤقف یہ ہے

کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ۔ حضرت عمر فاروقؓ ۔ حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ بالترتیب خلیفہ برحق تھے ۔ اور شیعہ علماء کا موقف ہے ۔کہ خلافت کا حق حضرت علی اور ان کی اولاد کا تھا ۔

مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس رسالہ میں مسئلہ خلافت پر بحث کی ہے ۔ اور دلائل سے ثابت کیا ہے ۔کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جس طرح خلافت قائم ہوئی ۔وہ علی منہاج النبوۃ تھی

۲۳ ۔ مسئلہ حجاز پر نظر

انجمن حزب الاحناف کی جانب سے ایک رسالہ " اثبات بناء قبہ جات" شائع ہوا ۔ جس میں سلطان ابن سعودؒ والی نجد و حجاز پر ناروا قسم کے حملے کئے گئے ۔ مولانا ثناء اللہ مرحوم نے اس رسالہ میں ایک طرف تو " اثبات بناء قبہ جات" کا جواب دیا ہے اور دوسری جانب مذہبی و سیاسی حیثیت سے مسئلہ حجاز پر بحث کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ حجاز کی خدمت کے لیے بہترین خادم سلطان عبدالعزیز بن سعود ہیں

۲۴ ۔ سلطان ابن سعود ، علی برادران ، اور مؤتمر

سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے حجاز پر قبضہ کے بعد تمام پختہ قبریں اور قبے (گنبد) مسمار کروے ۔ ہندوستان میں مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر اور دیگر علمائے بریلویہ نے واویلا مچایا ۔ اور سلطان ابن سعود کی مخالفت میں سرگرم عمل ہوگئے ۔ سلطان ابن سعود نے حج کے موقع پر مؤتمر کا اجلاس طلب کرلیا ۔ جس میں ہندوستان کے مشاہیر علمائے کرام کو دعوت دی گئی ۔ مولانا عبد الواحد غزنوی
(م ۱۳۴۹ھ) اور مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۳۷۳ھ) اور مولانا ثناء اللہ امرتسری جیسے جید علمائے کرام شامل تھے ۔

اس رسالہ میں مولانا ثناء اللہ مرحوم نے مؤتمر کے اجلاس کی مکمل کاروائی درج کی ہے ۔

۲۵ ۔ تحریک وہابیت پر ایک نظر

اس رسالہ میں مولانا ثناء اللہ نے شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی (م ۱۲۰۶ھ) کے مختصر حالات اور مسئلہ قبہ جات پر علماء احناف کے فتویٰ درج کئے ہیں ۔ ان علمائے احناف میں چند مشہور درج ہیں میں

مولانا رشید احمد گنگوہی (م ۱۳۲۳) مولانا مفتی عزیز الرحمان دیوبندی (م ۱۳۴۷) مولانا اعزاز علی دیوبندی (م ۱۳۷۴) مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی (م ۱۳۷۲) اور مولانا مفتی عتیق الرحمان عثمانی (م ۱۹۸۴) شامل ہیں

جاری ہے